کاروانِ علم کا سفرِ آخرت

(ادارہ)

فتنوں کے اس زمانے میں علماء کرام، وارثین انبیاء علیہم السلام کی شہادتیں اور یکے بعد دیگرے دنیائے فانی سے کوچ کر جانا یقیناً قرب قیامت کی علامت، اور امت اسلامیہ کے زوال کی نشانی ہے۔ مسلمانوں کے منتخب اور چیدہ چیدہ افراد و شخصیات کا بے دردی سے شہید کرنا، مسلمانانِ پاکستان کے لئے بالخصوص اور مسلمانانِ دنیا کے لئے ایک عظیم المیہ وسانحہ ہے۔ ان قیمتی افراد کا قتل عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ یکے بعد دیگرے علماء کرام اٹھتے جا رہے ہیں ان کے خلاء کو پُر کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ابھی حال ہی میں علماء کرام کی تقریباً ایک جماعت دنیا سے کوچ کر گئی ہے۔

1- حضرت مولانا محمد احمد رحمہ اللہ:

حضرت مولانا محمد احمد رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عالم دین، مضبوط مدرس اور اپنے علاقے کے مشہور خطیب تھے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے آبائی علاقے مارٹونگ میں حاصل کی۔ دورۂ حدیث کی تکمیل مشہور زمانہ محدث حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتوی رحمہ اللہ سے ۱۹۴۷ء کو کی پھر ۱۹۵۲ء کو دار العلوم الاسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ اور اسی ادارے سے اپنی خدمات کا آغاز کیا اور تاحال قوم وملت کی خدمت میں مصروف عمل رہے۔ گزشتہ ۳ جون ۲۰۰۹ء کو طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

2- حضرت مولانا محمد امین شہید اورکزئی رحمہ اللہ:

علامۃ العصر، کشمیریٔ زمان حضرت العلامۃ مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے تلمیذ خاص حضرت مولانا محمد امین اورکزئی کو پاکستان ایئر فورس نے اپنے مدرسے کے احاطے میں ایک فضائی حملے میں ۴ جون ۲۰۰۹ء کو شہید کر دیا۔ پاکستانی ایئر فورس کو حضرت مولانا کی شہادت سے کیا ملا، اس کا جواب حکومت ہی دے سکتی ہے۔

حضرت مولانا محمد امین اورکزئی شہید کا شمار، مدرسین، خطباء، واعظین اور اساتیذ حدیث کی صف اوّل میں ہوتا ہے، ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے آبائی علاقے ہنگو اور ٹل میں حاصل کی۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اسی موقر ادارے میں آٹھ سال تک مدرس رہے اور ناظم تعلیم بھی۔ 1980ء بمطابق ۱۴۰۰ھ کو بنوری ٹاؤن کو خیر باد کہا اور اپنے علاقے میں دار العلوم یوسفیہ شاھو کی بنیاد رکھی۔ حضرت مولانا محمد امین اورکزئی شہید رحمہ اللہ اپنے علمی تصلب ومتانت اور تقویٰ وطہارت کی وجہ سے پورے